امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) عائشہ صدیقہ رض کے قاتل ہیں (معاذاللہ)

Darul Tehqeeq wa Difa-e-Sahaba
دار التحقیق و دفاع صحابہ
www.sunnilibrary.com

محقق اسلام قاطع رفض و بدعت مناظر اسلام علامہ الحاج
محمد علی نقشبندی علیہ الرحمہ
بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ
بلال گنج لاہور

طعن نمبر (۵)

امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) عائشہ صدیقہ رضی کے قاتل ہیں

اہل سنت وجماعت کے ہاں ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اس قدر عظمت ومنزلت ہے۔ کہ ان کی گستاخی کرنے والے کو جہنمی قرار دیتے ہیں۔ جب گستاخ پر یہ حکم ہے تو ان کے قاتل کو کون اچھا اور ایمان دار کہے گا۔ یہ بات اہل سنت کی کتابوں میں موجود ہے۔ امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) جب مدینہ آئے تو انہوں نے ام المومنین عائشہ (رضی اللہ عنہا) کی اپنے ہاں دعوت کی۔ جو دراصل ان کے ہلاک کرنے کا منصوبہ تھا۔ وہاں ایک گڑھا کھدوا یا گیا۔ اس میں حضرت عائشہ کو گرا کر ہلاک کر دیا اور پھر چونے اور پتھر سے اس کو مضبوطی سے بند کر دیا۔ یہی طعن ایک شیعی مؤرخ سید حیدر علی نقوی نے اپنی تصنیف "تاریخ آئمہ"

marfat.com
Marfat.com

میں اس طرح نقل کیا ہے۔

تاریخ ائمہ :۔

۵۶ھ میں معاویہ مدینہ میں آیا۔ اور ایک مکان میں گڑھا کھدوا کر اس کو خس پوش کر کے آبنوس کی کرسی بچھوائی اور حضرت عائشہ کو دعوت کے بہانے بُلا کر اس پر بٹھایا۔ حضرت عائشہ بیٹھتے ہی گڑھے میں جا پڑیں۔ معاویہ نے اس گڑھے کو پتھر اور چُونے سے مضبوط کرا دیا اور مکہ کی طرف روانہ ہو گیا۔

(تاریخ ائمہ ص ۱۴۵ مطبوعہ لاہور)

جواب :۔ یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ کہ اہلِ تشیع کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بایں وجہ دشمنی ہے کہ وہ صدیق اکبر کی بیٹی ہوتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں کیوں آئیں۔ ان کی دشمنی دراصل صدیق اکبر سے ہے اور اس واسطہ سے حضرت عائشہ بھی انھیں بُری نظر آتی ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بھی یہ دشمن ہیں۔ ان دونوں کے بارے میں ان کے دل بغض و حسد میں جلتے رہتے ہیں۔ اور من گھڑت واقعات اور روایات سے اُس آگ پر پانی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن "مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ" کے ارشاد ربانی سے ان کی آگ نہ ختم ہونے والی ہے۔

اس شیعہ مؤرخ کو یہ واقعہ لکھتے وقت معمولی سی بھی شرم و حیا نہ آئی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ شخصیت ہیں جن کی تعریف کتاب اللہ میں موجود ہے اور احادیث نبویہ جن کے فضائل و مناقب سے بھری پڑی ہیں اُن کے بارے میں ایک بے سند اور بے سروپا واقعہ نقل کر کے اپنے بغض و عناد کی تسکین کا سامان بنایا جا رہا ہے۔ اگر اس کی کوئی معقول وجہ بن سکتی تھی۔ تو اس مورخ کو

marfat.com
Marfat.com

یوں کرنا چاہیئے تھا کہ اہل سُنّت کی کسی معتبر کتاب سے اسی قسم کی کوئی روایت پیش کرتا۔ تو پھر اس کی تحریر کی طرف شاید کوئی توجہ دیتا۔ مگر چالاکی یہ کی کہ اس قصّہ کی نسبت دو کتابوں کی طرف کر کے لکھا۔ کہ ان میں یہ واقعہ مذکور ہے اور ان میں سے ایک کے متعلق لکھا کہ وہ قلمی نسخہ کی شکل میں ہے۔ یعنی نہ کسی کو یہ کتاب ملے اور نہ ہی حقیقتِ حال کھُل سکے اور زور زور سے چلاتے رہیں کہ سنیوں کی کتاب میں یہ واقعہ لکھا ہے۔ اسے یوں ہی سمجھ لیں کہ کوئی شخص کسی شیعہ ذاکر یا مجتہد کے متعلق کہتا ہے۔

"اس نے کسی سے بدفعلی کی۔ پکڑے جانے پر اس کو وہیں مار دیا گیا اور اسی جگہ گڑھا کھود کر اس کی لاش کو ٹھکانے لگا دیا گیا"

لیکن حقیقت یوں ہو کہ اس کے مرنے کے وقت سینکڑوں آدمی موجود تھے۔ اس کی باقاعدہ نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور اُسے سب کے سامنے قبرستان لے جا کر دفن کیا گیا۔ ان دونوں باتوں میں خود فیصلہ کر لو۔ کونسی بات درست اور حقیقت پر مبنی ہے اور کونسی جھوٹوں کا پلندہ ہے۔

ہم نے ایک فرضی واقعہ دو مختلف رنگوں میں اس لیے لکھا ہے۔ کہ کچھ ایسی ہی کیفیت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق سامنے آتی ہے۔ شیعہ مورخ نے حسد و بغض کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ ثابت کر دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے گڑھے میں گرا کر ہلاک کر دیا۔ اور پھر اس گڑھے کو پتھروں اور چُونے سے چُن دیا گیا۔ اگر ایسا ہی ہوا تھا۔ تو پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کفن دفن اور جنازہ کی کوئی روایت نہ ہوتی اور لوگوں کو ان کی موت کا جب علم ہی نہیں ہوا۔ تو جنازہ میں شرکت کا کیا مطلب؟ پھر اگر ایسا ہی ہوا، تو کیا اس واقعہ کے بعد مسلمانوں کو اس کا علم ہوا یا نہ ہوا۔ نہ ہونا غیر ممکن

marfat.com
Marfat.com

ہے۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شخصیت ایک بین الاقوامی شخصیت تھی۔ خود صحابہ کرام نے ان سے اکتساب علم کیا۔ اور لاکھوں کی تعداد میں ان کے جانثار موجود تھے۔ لہٰذا اتنا عظیم سانحہ گزرا اور کسی نے ایک نقطہ تک بھی احتجاجاً نہ کیا۔ اگر یہ واقعہ حقیقت پر مبنی ہوتا۔ تو واقعہ حرہ اور واقعہ کربلا کی طرح اس کا چار دانگ عالم میں چرچا ہوتا۔ ہزاروں لاکھوں روایات اس پر شاہد ہوتیں۔ لیکن شیعی مورخ نے اس واقعہ کے ضمن میں دو کتابوں کا ذکر کیا۔ جن میں سے ایک کا کہیں وجود ہی نہیں۔ ان دو نام نہاد کتابوں کے علاوہ سیرت و احادیث کی کتب اور تاریخی اوراق میں اور اس کا کہیں ذکر موجود نہیں۔

رہا یہ مسئلہ کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی توہین کرنے والا، گستاخ اور بے ادب ہے۔ ہماری کتب تو اس بارے میں صاف صاف بتلا رہی ہیں۔ اور اس کی صراحت معترض نے اعتراض میں بھی کی۔ لیکن یہ یاد رہے۔ کہ گستاخ عائشہ کو ہم ہی مردود بارگاہِ الٰہی نہیں کہتے۔ بلکہ خود شیعہ بھی اس کی اپنی کتب میں تائید و توثیق کرتے ہیں۔

منہج الصادقین

ابن عباس را روز عرفہ ازایں آیت سوال کردند فرمود کہ مَنْ اَذْنَبَ ذُنُبًا ثُمَّ تَابَ مِنْهُ قُبِلَتْ تَوْبَتُهٗ اِلَّا مَنْ خَاضَ فِیْ اَمْرِ عَائِشَةَ۔ یعنی ہر گاہ کسے گناہے کند و ازآں تو بہ نمائد توبۂ او مقبول است مگر آں کسے کہ در امر عائشہ خوض کردہ براوا فک کرد۔

(تفسیر منہج الصادقین جلد ۶ ص ۲۶۵ سورۃ نور مطبوعہ تہران)

marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:۔ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی برارت میں نازل شدہ آیات سورۃ نور کے متعلق) لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یوم عرفہ (نویں ذوالحجہ) کو پوچھا۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ کوئی شخص اگر کسی قسم کا گناہ کر لیتا ہے۔ اور پھر اس سے تائب ہو جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے لیکن اس شخص کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جاتی۔ جس نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر لگائے گئے بہتان میں غور و خوض کیا (یعنی اُسے ثابت کرنے کے لیے غور و فکر کیا)۔

"تفسیر منہج الصادقین" کے مصنف نے حضرت ابن عباس کے حوالہ سے اپنا مسلک بیان کر دیا اور ہونا بھی یہی چاہیے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ صرف اہلسنت کے ہاں ہی نہیں بلکہ اہل تشیع بھی گستاخ عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو مردود اور ملعون سمجھتے ہیں۔ اس سے طعن مذکور کے راوی اور اس کے مؤید کے بارے میں خود بخود فیصلہ ہو جاتا ہے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ کے وصال شریف کا اصل واقعہ

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے متعلق گذشتہ اوراق میں یہ گفتگو چل رہی تھی کہ ان کا وصال کہاں ہوا اور کیونکر ہوا؟ کیا نمازِ جنازہ کسی نے پڑھی؟ کس نے غسل دیا؟ دفنانے میں کون کون شریک تھے؟ طعن مذکور میں ان تمام باتوں کا انکار ہے کیونکہ اس باطل و لغو روایت کے

marfat.com

Marfat.com

مطابق آپ کو گڑھے میں گرا کر ہلاک کر دیا گیا اور پھر گڑھے کو پتھر اور چونے سے بند کر دیا گیا۔

اس لیے ہم نے ضروری سمجھا۔ کہ سیدہ رضی اللہ عنہا کی وفات کا اصل واقعہ ذکر کر دیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی تذکرہ ہو جائے کہ جناب امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان عداوت و کدورت تھی یا ایک دوسرے کے بہی خواہ تھے۔ دونوں طرف کی کتب سے انشاء اللہ اس بارے میں حوالہ جات پیش کیے جا رہے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وصال کا مختصر واقعہ یوں ہے۔

"آپ مدینہ منورہ میں بیمار ہوئیں اور رمضان المبارک کی سترہ تاریخ کو وصال فرمایا۔ آپ نے آخری وقت وصیت فرمائی۔ کہ مجھے رات کے وقت کفن دفن دیا جائے۔ رات کو جس قدر عظیم اجتماع ان کے جنازے کی نماز پڑھنے آیا۔ وہ اپنی مثال آپ تھا۔ نمازِ جنازہ سیدنا ابو ہریرہؓ نے پڑھائی۔ قبر میں اتارنے والوں میں عبد اللہ بن زبیر اور عروہ بن زبیر، عبد اللہ بن محمد بن عبد الرحمٰن، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن بن ابی بکر کے اسماء گرامی ہیں۔ دفنانے میں بھی یہی لوگ تھے۔"

روایت ۱

طبقات ابنِ سعد

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وحَدَّثَنِی ابْنُ اَبِیْ سَبْرَةَ عَنْ مُوْسَی بْنِ مَیْسَرَةَ عَنْ سَالِمٍ سَبَلَانَ قَالَ مَاتَتْ عَائِشَةُ لَیْلَةَ سَبْعَ عَشَرَةَ مَضَتْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ الْوِتْرِ

marfat.com

Marfat.com

فَاَمَرَتْ اَنْ تُدْفَنَ مِنْ لَيْلَتِهَا فَاجْتَمَعَ النَّاسُ وَ حَضَرُوْا فَلَمْ نَرَ لَيْلَةً اَكْثَرَ نَاسًا مِّنْهَا نَزَلَ اَهْلُ الْعَوَالِيْ فَدُفِنَتْ بِالْبَقِيْعِ۔

طبقات ابن سعد جلد ۸ ص۷۶ ذکر ازواج الرسول صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ بیروت

ترجمہ:۔ (بحذف اسناد) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رمضان المبارک کی سترہویں تاریخ بعد نماز عشاء وفات پائی وصال سے قبل انہوں نے وصیت کر دی تھی کہ مجھے رات کو ہی دفن کرنا آپ کی نماز جنازہ (بموجب وصیت) رات کو ہی پڑھی گئی۔ اور لوگوں کا اس قدر اجتماع تھا کہ میں نے اتنا بڑا اجتماع اس سے قبل کسی رات میں نہ دیکھا تھا۔ اور عوالیٔ مدینہ کے لوگ بھی آ گئے۔ اور جنت البقیع میں آپ دفن ہوئیں۔

روایت ۲ طبقات ابن سعد:

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ صَلّٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَلٰى عَائِشَةَ فِيْ رَمَضَانَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَّخَمْسِيْنَ وَ دُفِنَتْ بَعْدَ الْاِيْتَارِ۔ جلد ۸ ص ۷۷ مطبوعہ بیروت

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ:۔ (بحذف اسناد) عمر بن حزم کہتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ یہ سن ۵۰ ہجری رمضان المبارک کا واقعہ ہے اور آپ کو بعد نماز وتر (قیام) جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

روایت ۳

اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ سَبْرَۃَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِیْ عَتِیْقٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ نَزَلْتُ فِیْ قَبْرِ عَائِشَۃَ اَنَا وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ وَعُرْوَۃُ بْنُ الزُّبَیْرِ وَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ۔

(۱۔ طبقات ابن سعد جلد ۸ ص ۷۷
ذکر ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم
مطبوعہ بیروت)

(۲۔ البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۹۴
تذکرہ ام المومنین حضرت عائشہ بنت ابی بکر
مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:۔ (بحذف اسناد) قاسم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

marfat.com
Marfat.com

عنہا کے دفنانے کے لیے ہیں، عبداللہ بن زبیر، عروہ بن زبیر، عبداللہ بن محمد بن عبدالرحمن اور عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی بکر قبر میں اترے۔

روایت ۱۰

زرقانی۔

وَفِي الصَّحِيحِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ عَائِشَةَ مَرِضَتْ فَعَادَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ تَقْدَمِينَ عَلَى فَرَطِ صِدْقٍ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى أَبِي بَكْرٍ (وَ مَاتَتْ بِالْمَدِينَةِ سَنَةَ سَبْعٍ وَ خَمْسِينَ) فِيمَا ذَكَرَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ فِي التَّقْرِيبِ وَهُوَ الصَّحِيحُ (وَ قَالَ الْعَامِدِيُّ لَيْلَةَ الثُّلَثَاءِ لِسَبْعَ عَشَرَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ سَنَةَ ثَمَانٍ وَخَمْسِينَ --------) (وَ أَوْصَتْ) ابْنَ أُخْتِهَا عُرْوَةَ (أَنْ تُدْفَنَ بِالْبَقِيعِ) فَقَالَتْ لَهُ (إِذَا أَنَا مِتُّ فَادْفِنِّي مَعَ صَوَاحِبِي بِالْبَقِيعِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ فَدُفِنَتْ بِهِ لَيْلًا) وَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا

marfat.com
Marfat.com

الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ عَمِّهٖ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ
بْنُ اَبِیْ عَتِیْقٍ وَعُرْوَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ
اِبْنَا الزُّبَیْرِ کَمَا فِی الْعُیُوْنِ وَحَضَرَ
جَنَازَتَهَا اَکْثَرُ اَهْلِ الْمَدِیْنَةِ
وَصَلّٰی عَلَیْهَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ
اللّٰهُ عَنْهُ وَکَانَ یَوْمَئِذٍ
خَلِیْفَةَ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَکَمِ
اَمِیْرِ الْمَدِیْنَةِ حِیْنَئِذٍ مِّنْ
جِهَةِ مُعَاوِیَةَ (عَلَی الْمَدِیْنَةِ)
لِاَنَّهٗ حَجَّ فَاسْتَخْلَفَ اَبَا
هُرَیْرَةَ۔

(زرقانی علی المواہب اللدنیہ للقسطلانی
جلد ۳ ص ۲۳۵-۲۳۰ ۔ ذکر عائشہ
ام المومنین ۔ مطبوعہ بیروت)

ترجمہ: قاسم بن محمد سے صحیح روایت ہے۔ کہ جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا بیمار پڑیں۔ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے
ان کی عیادت کی۔ دوران تیمارداری کہا۔ اے ام المومنین! آپ
بڑی خوشی کے ساتھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا رہی ہیں۔ آپ کا مدینہ منورہ
میں ستاون ہجری کے اندر وصال ہوا۔ یہی ابن وصال علی الصحیح

marfat.com
Marfat.com

سے منقول ہے۔ جو انھوں نے سفیان بن ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہوئے لکھا ہے۔ تقریب میں ہے۔ کہ یہی درست ہے۔

واقدی نے کہا۔ حضرت عائشہ کی وفات ۵۸ ہجری ۱۷ رمضان المبارک بدھ کی رات کو ہوئی۔ وصال سے قبل انھوں نے اپنے بھانجے عروہ کو وصیت فرمائی کہ مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے آپ نے عروہ سے فرمایا تھا کہ مجھے میری ہمجولیوں کے ساتھ بقیع میں دفنانا۔ ابن ابی خثیمہ نے یہ روایت کی۔ تو بموجب وصیت آپ کو وہیں دفن کیا گیا۔ بوقت دفن رات پڑ گئی تھی۔ انھیں قبر میں قاسم بن محمد، ان کے چچا زاد بھائی عبداللہ بن عبدالرحمن اور عبداللہ بن ابی عتیق اور عروہ و عبداللہ جو دونوں زبیر کے بیٹے ہیں نے اتارا۔

عیون میں ایسے ہی مذکور ہے۔ آپ کی نماز جنازہ میں مدینہ کے اکثر باشندوں نے شرکت کی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت ابو ہریرہ ان دنوں مروان بن حکم کے نائب تھے۔ جسے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ کا امیر مقرر کیا تھا۔ حضرت ابو ہریرہ نائب اس لیے بنے۔ کیونکہ مروان ان دنوں حج کرنے گیا ہوا تھا۔ اس نے جاتے ہوئے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام کر دیا تھا۔

marfat.com

Marfat.com

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بہت قیمتی تحائف بھیجا کرتے تھے۔

حلیۃ الاولیاء:۔

حَدَّثَنَا اَبُوْ حَامِدِ بْنُ جَبَلَةَ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ ثَنَا اَبُو
الْاَشْعَثِ الْعَجْلِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ
بَكْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ
هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ
مُعَاوِيَةَ بَعَثَ اِلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهَا بِمِائَةِ اَلْفٍ فَوَاللّٰهِ مَا
غَابَتِ الشَّمْسُ عَنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ
حَتّٰى فَرَّقَتْهَا قَالَتْ مَوْلَاةٌ لَوِاشْتَرَيْتِ لَنَا مِنْ
هٰذِهِ الدَّرَاهِمِ بِدِرْهَمٍ لَحْمًا فَقَالَتْ
لَوْ قُلْتِ قَبْلَ اَنْ اُفَرِّقَهَا لَفَعَلْتُ۔

(حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء
جلد ۲، ص۴۷ تذکرہ عائشہ زوج رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:۔ (بحذف اسناد) حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ

marfat.com
Marfat.com

عنہا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے۔ خدا کی قسم! اس دن سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے حضرت صدیقہ نے وہ تمام درہم فقرا میں بانٹ دیئے۔ ان کی ایک باندی نے عرض کیا۔ کیا اچھا ہوتا اگر آپ ان دراہم میں سے ایک آدھ درہم کا ہمارے لیے گوشت خرید دیتیں۔ یہ سن کر سیدہ نے فرمایا۔ افسوس ہے تم نے مجھ سے یہ بات درہم بانٹنے سے پہلے کہی ہوتی۔ تو میں ایسا ضرور کرتی۔

حلیۃ الاولیاء

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ثَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یَحْیٰی بْنُ اَیُّوْبَ اَنَّ یَحْیٰی بْنَ سَعِیْدٍ کَتَبَ اِلَیْهِ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ اَنَّهٗ قَالَ اَهْدٰی مُعَاوِیَةُ لِعَائِشَةَ ثِیَابًا وَّ وَرَقًا وَ اَشْیَاءَ تُوْضَعُ فِیْ اُسْطُوَانِهَا فَلَمَّا خَرَجَتْ عَائِشَةُ نَظَرَتْ اِلَیْهِ فَبَکَتْ ثُمَّ قَالَتْ لٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَکُنْ یَجِدُ هٰذَا ثُمَّ فَرَّقَتْهُ وَلَمْ یَبْقَ مِنْهُ شَیْءٌ

marfat.com

Marfat.com

(حلیۃ الاولیاء جلد دوم ص۴۸ ذکر عائشہ زوج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطبوعہ بیروت)

ترجمہ:۔ (بحذف اسناد) عبدالرحمٰن بن قاسم کہتے ہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ کپڑے، چاندی اور بہت سی دوسری چیزیں بطور ہدیہ دیں۔ جو آپ کے حجرہ شریف کے باہر رکھی گئیں۔ جب سیدہ گھر سے باہر تشریف لائیں اور ان چیزوں کو دیکھا تو رو پڑیں۔ پھر فرمانے لگیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قسم کی اشیا اپنے پاس نہ رکھیں۔ یہ کہہ کر ان چیزوں کو بانٹ دیا اور ایک چیز بھی اپنے پاس باقی نہ چھوڑی۔

روایات مذکورہ سے مندرجہ ذیل امور ثابت ہوئے

۱۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ سیدہ عائشہ کو ہزاروں کی تعداد میں نقدی، کپڑے اور دیگر تحائف دیا کرتے تھے۔

۲۔ سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا انتہائی سخاوت کا پیکر تھیں کہ لاکھوں دراہم کی اشیاء ایک ہی دن میں فقراء و مساکین پر بانٹ دیا کرتی تھیں۔

۳۔ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا رمضان المبارک میں بیمار ہوئیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ان کی عیادت و بیمار پرسی کے لیے ان کے ہاں جایا کرتے تھے۔

۴۔ حضرت صدیقہ رضی اللہ عنہا کا انتقال رات کے وقت بعد نماز وتر (عشا)،

marfat.com
Marfat.com

ہوا۔ اور مدینہ منورہ میں ہوا۔

۵۔ سیدہ کے جنازہ کی نماز پر اہل مدینہ اور گردونواح سے اس قدر کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ کہ اتنا بڑا اجتماع اس سے قبل کسی رات کو دیکھنے میں نہ آیا تھا۔

۶۔ ام المومنین کی نمازِ جنازہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ کیونکہ اس وقت عارضی طور پر مدینہ منورہ کا امیر انھیں مقرر کیا گیا تھا۔ ان کی نیابت مروان کے حج پر جانے کی وجہ سے تھی۔

۷۔ آپ کو خود ان کے بھتیجوں اور بھانجوں نے لحد میں اتارا۔

لمحہ فکریہ۔

ناظرین و قارئین کرام!

مذکور طعن کو آپ ذرا ذہن میں پھر سے لائیں تو آخر میں اس کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سیدہ رضی اللہ عنہا کو دعوت کے نام پر دھوکہ دیا۔ اور اس کے پس پردہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہلاکت کی خواہش تھی جسے پورا کرنے کے لیے گڑھا کھدوایا گیا۔ اور اس میں ام المومنین کو گرا کر ہلاک کر دیا گیا۔

۲۔ جب حضرت صدیقہ اس گڑھے میں گر گئیں۔ تو اس کو پتھروں سے بند کر دیا گیا۔

۳۔ کسی کو ان کی فوتیدگی کا علم نہ ہوا۔ لہٰذا نہ نماز جنازہ ہوئی اور نہ گور و کفن دیا گیا۔ انہیں ہمیشہ کے لیے اسی گڑھے میں دفن کر دیا گیا۔

marfat.com

Marfat.com

ان مذکور مختصر امور کو آپ نے دیکھا۔ اور ان کے متعلق مذکورہ روایات بھی آپ نے ملاحظہ کیں تو دونوں کا موازنہ کرنے کے بعد کوئی ذی ہوش اور عقلمند آدمی اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ طعن مذکور ایک فریب ایک چال اور مکر و حیلہ کی ایک تصویر کے سوا کچھ اہمیت نہیں رکھتا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ جناب صدیقہ سے غایت عقیدت کی بنا پر انہیں تحفہ جات بھیجیں۔ اور ظالم ان کے بارے میں ہلاک کرنے کا الزام تھوپیں عقل کے اندھے انھیں (عائشہ صدیقہ رض کو) بے گور و کفن اور بغیر جنازہ پڑھے مدفون کریں۔ اور ادھر ام المومنین کے بھتیجے بھانجے انھیں لحد میں اتاریں۔ ابو ہریرہ ان کی نماز جنازہ میں امامت کرائیں۔ دین کے دشمن انہیں خفیہ طور پر گڑھے میں پھینکنے کے قائل اور دوسری طرف اتنی کثیر جماعت کی ان کی نمازِ جنازہ میں شرکت جو اس سے پہلے دیکھنے میں نہ آئی۔ اب ان ظالموں، دین کے دشمنوں اور عقل کے اندھوں کی بات پر کوئی کان نہ دھرے یا حقیقت حال کو قبول کرے۔ لہذا معلوم ہوا۔ کہ مذکورہ طعن ایک تار عنکبوت سے بھی کم وزنی ہے وہ تو معمولی سا ہوا کا جھونکا برداشت کرسکتا ہے۔ لیکن یہ طعن اتنی بھی سکت نہیں رکھتا کہ خود بخود دھڑام ہو سکے اس قدر بودے اور بھدے طعن کو اتنے ناز و نخرے سے پیش کرنا اور پھر سامنے آنے کی جرأت نہ کرنا کس قدر بے وقوفی ہے۔ کس قدر اس میں ناپائیداری ہے۔

؎ جو شاخِ نازک پہ آشیانہ بنے گا ناپائیدار ہو گا۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

marfat.com

Marfat.com

مذکورہ طعن کی تردید شیعہ کتب کی تحریرات سے بھی ملاحظہ ہو۔

تاریخ یعقوبی

وَتُوُفِّيَ اَيَّامَ مُعَاوِيَةَ اَرْبَعٌ مِّنْ اَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ تُوُفِّيَتْ سَنَةَ ۴۵ وَصَلّٰى عَلَيْهَا مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَهُوَ عَامِلُ الْمَدِيْنَةِ وَصَفِيَّةُ بِنْتُ حَيِّ بْنِ اَخْطَبَ تُوُفِّيَتْ سَنَةَ ۵۰ وَخَوْلَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ تُوُفِّيَتْ سَنَةَ ۵۶ وَعَائِشَةُ بِنْتُ اَبِيْ بَكْرٍ تُوُفِّيَتْ سَنَةَ ۵۸ وَصَلّٰى عَلَيْهَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَكَانَ خَلِيْفَةً لِمَرْوَانَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ۔

(تاریخ یعقوبی جلد دوم ص ۲۳۸ وفات حسن بن علی مطبوعہ بیروت جدید)

ترجمہ:۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار ازواج مطہرات نے انتقال فرمایا۔ حفصہ بنت عمر سن ۴۵ ہجری میں فوت ہو گئیں۔ ان کی نمازِ جنازہ مروان بن حکم نے پڑھائی۔ کیونکہ وہ ان دنوں مدینہ کا عامل تھا۔

(۲) صفیہ بنت حی بن اخطب نے سن پچاس میں انتقال فرمایا۔

(۳) خولہ بنت الحارث سن ۵۶ ہجری میں اللہ کو پیاری ہوئیں۔

marfat.com
Marfat.com

(۴) عائشہ بنت ابوبکر صدیق سن ۵۸ ہجری میں دارِ فانی کو چھوڑ گئیں۔
ان کی نماز جنازہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ ان دنوں یہ
مروان (کی عدم موجودگی میں اس کے خلیفہ تھے۔

منتخب التواریخ :

وایضا دراین سال عائشہ زوجہ پیغمبر (ص) از دنیا رحلت کرد درشب
سہ شنبہ ہفدہم ماہ رمضان در سن شصت و ہفت سالگی وابوہریرہ
بروی نماز خواند اورا در بقیع دفن کردند۔

(منتخب التواریخ ص۲۰۲ تصنیف ہاشم
بن محمد علی خراسانی باب پنجم فصل یازدہم
مطبوعہ تہران جدید)

ترجمہ: نیز اسی سال (سن ستاون ہجری) میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی
اللہ عنہا زوجہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا۔ آپ
منگل کی رات سترہ رمضان المبارک سن سڑسٹھ ہجری میں دنیا سے
رحلت کر گئیں۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی نماز جنازہ
پڑھائی۔ ان کو جنت البقیع میں دفنایا گیا۔

لمحہ فکریہ۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھا۔ کہ خود شیعہ کتب میں مذکور طعن کی دھجیاں
اڑائی گئیں۔ وہ آپ پر مخفی نہیں۔ ان دونوں روایات میں کہیں اس بات کا نام و
نشان بھی نہیں۔ کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے دھوکہ سے حضرت عائشہ

marfat.com
Marfat.com

صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دعوت پر بلایا اور گڑھے میں گرا دیا۔ اور کسی نے ان کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ نہ ان کا غسل ہوا۔ نہ کفن پہنایا گیا؟ آپ یقیناً کہیں گے کہ ان تمام باتوں میں کسی کا کوئی نام و نشان تک بھی نہیں ملتا اور شیعہ کتب میں بھی صاف صاف انہی باتوں کا ذکر ہوا ہے۔ جن کا ذکر اہل سنت کی کتب میں تھا۔ وہ یہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو کسی حیلہ بہانہ کے بجائے اپنے آپ موت آئی۔ مدینہ منورہ میں بیمار رہنے کے بعد آپ نے سترہ رمضان المبارک کو دنیا فانی چھوڑی۔ اعزہ و اقارب نے غسل و کفن دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور مدینہ اور اس کے گرد و نواح کے باشندوں نے ایک کثیر تعداد میں ان کی نمازِ جنازہ ادا کی۔

لہٰذا معلوم ہوا۔ کہ طعن مذکور ایک بغض و عداوت کی جیتی جاگتی تصویر ہے امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شدید ترین توہین ہے۔ اور ان کی شخصیات کو بدنام کرنے کی ایک ناپاک اور گھناؤنی سازش ہے جس سے معترضین نے اپنا منہ تو کالا کر لیا۔ لیکن ان دونوں شخصیات کے فضائل و مناقب میں سے کچھ بھی کم نہ کر سکے۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

سُنی لائبریری ڈاٹ کام
www.sunnilibrary.com

marfat.com
Marfat.com

WWW.SUNNILIBRARY.COM

دفاع صحابہ و رد رافضیت

رد رافضیت اور دفاع اہل سنت کے موضوع
پر علماء اہل سنت کی تحقیقی کتب

فری ڈاؤن لوڈ

آن لائین پڑھیں۔